سوال

(75) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے خلافت کی وصیت کی تھی؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ان لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے۔جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے خلافت کی وصیت کی لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے ان کے خلاف سازش کی تھی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شیعہ فرقہ کے سوا مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں سے کسی کا بھی یہ قول نہیں ہے۔اور یہ ایک باطل قول ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث صحیحہ سے اس کا قطعا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔بلکہ بہت سے دلائل سے یہی ثابت ہے۔کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔۔۔اللہ تعالیٰ ان سے اور دیگر تمام صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے راضی ہوں۔۔۔لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس مسئلہ میں کوئی نص صریح ثابت ہے۔نہ آپ نے اس کے لئے کوئی قطعی وصیت فرمائی ہے ہاں البتہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ ارشادات سے اس سلسلہ میں راہنمائی ضرور ملتی ہے۔جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض الوفات میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کی نماز میں امامت کریں۔جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امر خلافت کا ذکر ہوا تو فرمایا:

يابى الله والمومنون الا ابا بكر رضی اللہ عنہ (صحيح البخاري)

''اللہ تعالیٰ اور مومن ابو بکر کے سوا ہر کسی کا انکار کرتے ہیں۔''

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کی بیعت کرنے والوں میں خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔تمام صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا اس بات پر اتفاق تھا۔کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سب سے افضل ہیں۔حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے۔کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ ہی میں یہ کہا کرتے تھے:

خير هذه الامة بعد نبيها ابو بكر ثم عمر ثم عثمان (صحيح البخاري)

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت کے سب سے بہترین انسان حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔''

نبی کریم ﷺ بھی صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی اس بات کی تایئد فرماتے ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی متواتر احادیث سے ثابت ہے ۔

خیر ہذہ الامہ بعد نبیہا ابو بکر ثم عمر (صحیح البخاري)

''نبی اکرم ﷺ کے بعد اس اُمت کے سب سے بہترین شخص ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پھر ان کے بعد عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ۔''

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے :

لااوتی باحد یفضلنی علیہما الاجلدتہ حد المفتري

''اگر میرے پاس کوئی ایسا شخص لایا گیا جو مجھے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ س افضل قرار دے تو میں اسے تہمت کی حد کے مطابق کوڑے لگاؤں گا ۔''

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بھی یہ دعویٰ نہیں فرمایا تھا ۔ کہ وہ امت کے سب سے افضل انسان ہیں ۔ اور نہ کبھی یہ دعویٰ کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے خلافت کی وصیت فرمائی تھی ۔ اور نہ یہ کہا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے ان پر ظلم کیا ۔ اور ان سے ان کا حق چھین لیا تھا ۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے بعد انہوں نے پہلی بیعت کی تاکید کے لئے دوبارہ بیعت کی تاکہ لوگوں کے سامنے اس بات کا اظہار کرسکیں کہ وہ جماعت ہی کے ساتھ ہیں ۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کے بارے میں ان کے دل میں کوئی بات نہیں ہے ۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخمی ہوئے اور انہوں نے اپنے بعد خلافت کے فیصلہ کے لئے عشرہ بشرہ (وہ دس عظیم انسان جن کو زندگی میں ہی جنت کی خوشخبری دے دی گئی تھی) میں سے چھ آدمیوں کی مجلس شوریٰ بنا دی اور اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان میں سے ایک تھے ۔ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس مسئلہ میں ان کی زندگی میں کوئی اختلاف کیا تھا نہ ان کی وفات کے بعد اور نہ یہ کہا کہ وہ ان سب سے افضل ہیں ۔

ان سب دلائل کے ہوتے ہوئے یہ کسی کے لئے جائز نہیں ۔ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف یہ جھوٹی بات منسوب کرے ۔ کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے خلافت کی وصیت کی تھی ۔ جب کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی بھی اس کا دعویٰ نہیں کیا تھا ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں سے بھی کبھی کسی نے اس کا دعویٰ نہیں کیا تھا ۔ بلکہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا اجماع تھا ۔ کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان زی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت صحیح تھی ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی ان کی خلافت صحیح ہونے کا اعتراف تھا ۔ آپ نے جہاد اور شوریٰ کے مسائل میں ان سے پورا پورا تعاون بھی کیا ۔ پھر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے بعد تمام مسلمانوں کا بھی اس پر اجماع تھا جس پر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا اجماع تھا ۔ لہذا اس کے بعد کسی فرد یا کسی جماعت کے لئے خواہ وہ شیعہ ہو یا کوئی اور یہ دعویٰ کرنا جائز نہیں ۔ کہ حضرت علیرضی اللہ تعالیٰ عنہ وصی ہیں ۔ اور ان سے پہلے خلفاء کی خلافت باطل ہے ۔ اسی طرح کسی کے لئے یہ کہنا بھی جائز نہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ظلم کیا اور ان کا حق چھین لیا کیونکہ یہ بات سب سے زیادہ باطل اور ان حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں سوء ظن (بُرا گمان ہے جن میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل ہیں ۔

اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو اس بات سے پاک رکھا اور اس کی حفاظت فرمائی ہے کہ یہ کبھی ضلالت پر جمع ہو جائے ۔ بہت سی احادیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بھی موجود ہے :

لاتزال طائفة من امتي منصورين (جامع ترمذي)

''میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر کامیاب رہے گا ۔''

لہذا یہ بات محال ہے کہ امت اپنے اشرف ترین دور میں باطل پر جمع ہو جائے ۔ کیونکہ شیعہ کے بقول حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت باطل ہے۔ حالانکہ اس طرح کی بات صرف وہی شخص کہہ سکتا ہے۔ جس کا اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان نہ ہو۔ جس شخص کو اسلام کے بارے میں ادنیٰ سی بھی بصیرت حاصل ہو وہ ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی بن باز رحمہ اللہ

جلددوم